سلسلہ

خطباتِ کمالیہ نمبر ۲

باعثِ تخلیقِ کائنات

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

مرتب

حافظ مولوی ودود الرحمٰن مقصود

صاحبزادہ حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

www.silsilaekamaliya.com

باعثِ تخلیقِ کائنات

السلام علیکم

الحمد للہ الحمدللہ الذی ار سل رسو لہ با الھد یٰ و دین الحق لیظھر ہ ‘علی الد ین کلہ و کفیٰ با اللہِ شھیدًا و نشھد ان لا أٰلہ الا اللہ وحد ہ’لا شر یک لہ لا ضد لہ ’ولا نبید ا و نشھد ان سیدنا ومو لا نا محمد اً عبدہ’و رسو لہ صلی اللہ علیہ و علی أٰلہ و اصحا بہ و با ر ک و سلم تسلیماً کثیر اً کثیراَ اِلیٰ یو مِ القیمۃِمزیدا اما بعد أعو ذبا اللہ من الشیطا ن الر جیم بسم اللہ الر حمن الر حیم۔

محمد الر سو ل اللہ ﷺ صد ق اللہ العظیم ۔

محترم بزر گو عزیز، ساتھیو، ایک بابر کت مہینہ شر وع ہو اہے وہی مبار ک مہینہ کہ جس کو نسبت اور خاص تعلق ہے ولا دتِ باسعادت جنابِ محمد الر سول اللہ ﷺ سے ظاہر ہے، اس مبار ک مہینہ میں ایک مبارک ہستی کی ولا دت باسعادت ہوئی جن کو باعثِ تخلیقِ کا ئنات کہا گیا، اور باعث تخلیقِ کا ئنات کا مطلب یہ ہو تا ہے کہ اللہ نے یہ جو دنیابنائی ہے اس کا ایک خصو صی منشہ ہے جس طر یقہ سے انسان ایک بیج لیتاہے زمین ہموار کر تا ہے پانی سے سینچتا ہے بیج کو زمین میں دباتاہے اور اس کی دیکھ بھال اور نگر انی کر تاہے ممکن حد تک گر می اور سر دی اس سے متعلق رہتی ہے ہو ا اور پانی سے استفا دہ کر ایا جا تاہے تو اس زمین سے ایک در خت وجو د میں آتا ہے اور ایک ملکاوجو د میں آتا ہے کماحقہ نگر انی ہوتی ہے تو وہ ایک تناور در خت کی شکل اختیار کر تا ہے اس کی کچھ شاخیں نکلتی ہیں اس کے ہز اروں پتے نکلتے ہیں ہز ار ہا پھول وجو میں آتے ہیں اور اگر وہ در خت کوئی پھل دینے والا ہے تو پھل رو نما ہو تا ہے اور وہ در خت اپنے شباب و کمال کے ساتھ ظہور پا تا ہے تو کہا جا تا ہے کہ یہ در خت کے وجو د میں آنے کا منشہ پو را ہو ا جو بیج دبا یا جا تا ہے اس کا ایک خصو صی پھل رو نما ہو تا ہے۔

جس طریقہ سے بیشمار مراحل طئے کئے جاتے ہیں کسی پھل کے وجود میں آنے کے لئے اسی طرح بلا تشبیہ اللہ پاک نے اس دنیا کے اندر ساری مخلوقات بنائیں اس میں ایک امتیازی نشانات اور اوصاف کے ساتھ اللہ پاک نے انسان کو وجود بخشا، جس طریقہ سے درخت اپنے مختلف مراحل طئے کر کے ایک خاص پھل کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنتا ہے تو وہ خصوصی پھل ہی اصل میں مقصود ہوتا ہے مطلوب ہوتا ہے ہاں بھائی اب یہ چیز اپنی آخری سطح پر آئی ہے پھل کو ظاہر کر ہی دیا ہے تم اس پھل کو توڑ کر استعمال کرو۔

جس طریقہ سے اتنے مراحل کو طئے کر کے ایک پھل کو وجود میں لا کر استعمال کرنا ہے اسی طرح میرے دوستو اللہ پاک نے اس کائنات کو بنا کر اس کے ذریعہ سے شجرِ انسانی میں ایک آخری اور باکمال نتیجہِ شجر کی صورت میں اللہ نے جنابِ محمد الرسول اللہ ﷺ کو ظاہر فرمایا، ایک صورت تو ہے پھل کے ہونے کی اور ایک صورت ہے باعث اور سبب ہونے کی بعض روایتوں کے لحاظ سے جیسے حضرت کعبِ احبارؓ کی روایتوں میں ہے یا اور بھی بعض صحابہ کرامؓ روایت فرماتے ہیں جس میں دو چار روایتوں کے ذریعہ سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے جس میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اللہ پاک نے اپنا منشہ ظاہر فرمایا کہ اے میرے حبیب ﷺ آپ باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں اس کو مفسرین اور محدثین حضرات نے بعض روایات کی روشنی میں جو بات بتائی ہے اس کا خلاصہ اس قدر ہے حضرت عمر ابن خطابؓ کی روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا اور ان کے جسدِ عنصری میں روح ڈالی دو روایتیں ہیں ایک روایت تو اس طرح کی کہ جب ان کی آنکھیں کھلیں اور نظر پڑی تو عرشِ معلّیٰ کے پائے پر یا پیشانی یا بلندیوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ﷺ تو حضرت آدمؑ ارشاد فرماتے ہیں میں نے یہ سمجھا اللہ پاک نے اپنے اس نام کے ساتھ ایک اور مبارک نام بھی لکھا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ کے بہت ہی زیادہ محبوب ہیں بہت چہیتے ہیں بہت زیادہ برگزیدہ اور مصطفی اور مجتبیٰ ہیں، تو فرمایا کہ ہاں تم نے سچ کہا اور فرمایا بات یہ ہے کہ اگر ان کو میں پیدا نہ کرتا یہ آپ ہی کی اولاد میں ہیں مگر سید الانبیاء ہیں آپ ہی کی

اولاد میں سے ہیں مگر سید الاولین والاٰخرین ہیں ان ہی کو پیدا کرنا میر امنشہ تھا اگر میں ان کو پیدا نہ کرتا تو پھر آپ کی بھی پیدائش نہ ہوتی اس بنیاد کو سامنے رکھ کر بعضے مفسرین و محدثین حضرات حضور اکرم ﷺ کی شان بتلاتے ہوئے آپ ﷺ کے تعلق سے فرماتے ہیں لولاک صاحبِ لولاک اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی قدرتِ مطلقہ ان کو دی گئی ہے ایسی بات نہیں ہے بلکہ اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کی شان بتائی۔

لَوْلاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفلاکَ

روایتاً محدثین نے کلام کیا درایتہ پورے مفسرین و محدثین اور محققین حضرات نے قبول کیا معنویت پر تصدیقی مہر ثبت کی اور پورے شمال و جنوب کے علماء نے اس کی معنویت کی صحت بتلائی اور کیا فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ صاحبِ لولاک لماخلقت الافلاک ہیں یعنی اگر آپ نہ پیدا کئے جاتے یا آپ کو اگر پیدا کرنا نہ ہوتا تو کائنات کی تمام چیزوں کو پیدا کرنا بھی بے محل ہی رہتا میر امنشہ نہیں تھا کائنات کو پیدا کرنے کا چونکہ آپ کو وجودِ خصوصی بخشنا تھا اسی لئے کائنات کو پیدا کیا گیا۔

حضرت آدمؑ نے اللہ کے حضور میں معافی مانگی کہ اے اللہ میرے قصور کو معاف فرمادیجئے اور محمد ﷺ کے طفیل میں معاف فرمادیجئے اللہ پاک نے ان سے پوچھا تم نے محمد کو کیسے پہچانا ان کو ابھی میں نے پیدا نہیں کیا تم نے ان کو کیسے پہچان لیا یہ روایت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی کتاب نشر الطیب فی ذکر النبیؐ الحبیب ﷺ میں لکھی ہے اور حضرات تو لکھیں گے ہی جب اتنا بڑا محقق لکھ سکتا ہے تو ذکر کیا کہ حضرت آدمؑ نے جب اللہ سے معافی مانگی تو اللہ پاک نے پوچھا کہ آدم تم نے ان کو کیسے پہچان لیا جن کے طفیل سے تم دعاء مانگ رہے ہو تو کہا کہ اے اللہ آپ کے نام کے ساتھ ایک برگزیدہ نام نظر آرہا ہے میں نے سمجھا کہ آپ کا کوئی محبوب و چہیتا بندہ ہے اس محبوبیت کا واسطہ دیکر اے اللہ آپ سے معافی مانگتا ہوں معاف فرمادیجئے ایک لغزش ہوگئی تھی نا جو ممنوعہ

شجر استعمال کر لیا گیا تھا اس کی وجہ سے جو لغزش ہوئی اس کی معافی مانگی اور واسطہ لیا محمد عربی ﷺ کا تو اللہ پاک نے فرمایا کہ میں نے تم کو معاف کر دیا تو حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو صاحبِ لولاک کہا گیا ہے اگر ان کو نہ پیدا کر تا تو آپ کو بھی نہ پیدا کر تا حالانکہ حضرت آدمؑ سارے انسانوں کے والد ہیں اور نسلِ انسانی کے سب سے پہلے انسان ہیں جن کو اللہ پاک نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا مٹی کے اجزاء۔ پانی کے اجزاء۔ ہوا کے اجزاء۔ حرارت کے اجزاء۔ آگ کے اجزاء۔ اجزاء کے ذریعہ سے عناصرِ اربعہ تخلیقی نظام کو رکھا لیکن خاص طور سے اللہ نے روحِ خاص پھونکی سب سے پہلے اللہ پاک نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا پوری دنیا کے انسان وہی حضرت آدمؑ و حوّاؑ کی اولاد ہیں اللہ کی یہ شان ہے کہ سب سے پہلا انسان ایسا کہ جن کے نہ کوئی والد نہ والدہ اور سب سے پہلی عورت حضرت آدمؑ کی پسلی سے پیدا کی گئی عام طور پر مرد اور عورت کا ظہور عورت ہی کے واسطے سے ہوتا ہے رحمِ اَمراَت سے ظہور میں آتے ہیں لیکن سب سے پہلی عورت مرد کی پسلی سے ظہور میں آئی یہ اللہ تعالیٰ کا قدرتی نظام ہے ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر اللہ پاک یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں چاہوں تو سبب کو استعمال کروں چاہوں تو سبب اختیار نہ کروں إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ حضرت عیسیٰؑ ان کی پیدائش ہوئی صرف والدہ ہیں والد نہیں اسی لئے ماں کی طرف انتساب ہے عیسیٰ ابن مریم کہا جاتا ہے عام طور پر باپ سے انتساب ہوتا ہے لیکن جب حضرت عیسیٰؑ کا نام آتا ہے تو ماں سے انتساب ہوتا ہے تو میرے دوستو اللہ پاک ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں وہ قدرت ایسی کہ سیال کو جامد بنادیں اور وہ قدرت ایسی کہ وہ جامد کو سیال بنادیں حضرت موسیٰؑ کے دور میں جو دریائے نیل کا واقعہ ہوا تھا وہ تھا تو سیال لیکن اللہ پاک کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے اس پانی کو کہا کہ اب تم کو سیال رہنے کی ضرورت نہیں ہے تھوڑی دیر کے لئے جامد ہو جاؤ تو کوہ نما آب پارے پہاڑ کے طریقہ سے ٹھیر گئے ایک قطرہ بھی نہیں بہے سکتا تھا اس لئے کہ مشیتِ اِلٰہی متعلق ہو گئی تھی اب سب بالکل جامد تھا فرعون یہ سمجھ رہا تھا کہ اب مجھے کون روکنے والا ہے جب فرعون دریا کے درمیان پہنچ گیا تو اللہ پاک نے ان جامد پاروں سے یہ کہا کہ اب سیال ہو جاؤ جامد رہنے کی ضرورت نہیں ہے اب تو فرعون کو ڈبانا ہے تو

جامد کو سیال کر دیں اور سیال کو جامد کر دیں ساکن کو متحرک کر دیں اور متحرک کو ساکن کر دیں جاندار سے بے جان کو پیدا کر دیں اور بے جان سے جاندار کو پیدا کر دیں مرغی تو ہوتی ہے جاندار اور انڈا تو ہوتا ہے بے جان، اللہ تعالیٰ جاندار کے اوپر اپنی قدرت کا استعمال کر کے ایک بے جان چیز وجود میں لاتے ہیں اور وہی انڈا جس کو ساری دنیا کہتی ہے بے جان ہے بے جان ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے جاندار چیز کو جود میں لاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے کمالات کو سمجھو۔

اللہ پاک نے یہ بات کہی کہ میرا ایک خصوصی محبوب ہے اور عالمِ انسانی کا ایک عظیم المرتبت انسان ہے ساری دنیائے انسانیت میں وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے پوری کائنات میں میرا سب سے زیادہ چہیتا اور محبوب بندہ ہے تو میرے دوستو یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکمت و مرضی کی بات ہے وہ جس کو چاہیں قبول فرمالیں اسی لئے امام بخاریؒ فرماتے ہیں حضرت ابو موسی اشعریؓ کی روایت میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا انا محمد ﷺ، انا احمد ﷺ، میں محمد ﷺ بھی ہوں اور احمد ﷺ بھی ہوں محمد اور احمد کے معنی کیا ہیں وہ آپ سن لیں افراط اور تفریط سے پاک رہکر چلئے افراط کو بھی قبول مت کیجئے اور تفریط کو بھی قبول مت کیجئے غلو پسندی کر کے بدعات میں بھی گرفتار مت ہو جایئے اور اگر کوئی حق بات ہے تو اس کو دبا بھی مت دیجئے آپکو لو بلڈ پریشر میں مبتلا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے نارمل حالت پر رہنا ہے یہ طبعیات کا مسئلہ ہے افراط اور تفریط سے بچو، غلو پسندی سے بھی بچنا ہے لیکن حق کو بھی قبول کرنا ہے تفریط کا یہ مطلب نہیں ہیکہ آپ حد اوسط سے بھی نیچے اتر کر یہ کہتے ہیں میں اس کو کسی درجہ میں ماننے کو تیار نہیں ارے بھائی جو چیز جو ہے وہ تو بولنا ہی پڑے گا کسی بھی صورت میں، اسی لئے تمام علماء تمام اولیاء تمام محدثین پورے مفسرین اور تمام محققین اس بات پر متفق ہیں فرمایا " یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر " اے جمال والی ہستی اے خوبصورتی والی ہستی اے حسن وجمال کی حامل ہستی اے سید البشر اے

سارے عالم انسانی کے سید من وجہک المنیر آپ کے رخِ روشن سے چاند کو روشنی ملی تو یہ جو چاند کو چاندنی ملی ہے یہ نور نبی کا صدقہ ہے صبح کو جو روشنی ملی وہ انوار نبی کے انتسابات ہیں کائنات کے اندر جتنے انوار ہیں وہ سب کے سب برکات ثمرات واثرات جو ہیں وہ نور محمدی ﷺ سے منسوب ہیں، اسی لئے میرے دوستو اس بات کو سمجھئے کہ حضور ﷺ کیا فرماتے ہیں انا احمد ﷺ اسی لئے قرآن مجید کی ایک خصوصی آیت میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے حضرت عیسیٰؑ کے واسطہ سے عالمِ انسانی کو بشارت دی گئی حضور کے بارے کی اس آیت کے اندر آیا ہے فرمایا،" وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرائيلَ " بنی اِسرائیل سے مخاطب ہو کر حضرت عیسیٰؑ نے یہ بات" مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ " ایک طرف تو تصدیق کر رہا ہوں کہ یہ توریت اللہ کی طرف سے دی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ " وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ؕ" بشارت سنا رہا ہوں خوشخبری دیرہا ہوں ایک رسول آئینگے میرے بعد آئینگے ان کا نام احمد ہو گا ﷺ حضور ﷺ کے جو اسماء ہیں اور جو صفات ہیں اور حضورؐ کے کاموں کی جو تفصیلات ہیں وہ سارے کے سارے قرآن مجید میں پھیلے ہوئے ہیں جہاں تک کہ اسماء کی وضاحت و صراحت کا مسئلہ ہے کسی نے پانچ ناموں کی وضاحت کی کسی نے ٦٦ ناموں کی وضاحت کی اور کسی نے ٩٩ ناموں کی وضاحت کی اور کسی نے ایک ہزار نام تک گنائے ہیں یہ در حقیقت ناموں کی کثرت کا جو مسئلہ ہے یہ بعض وصفی اور کام کی نسبتیں متعلق ہونے سے اس طرح تعدد و تکثر ہوتا ہے ان ناموں کا، مثال کے طور پر قصرِ نبوت کی آخری اینٹ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں حدیث مشہور ہے کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں اللَّبِن بولتے ہیں اس کو حدیث میں اس کا مطلب اینٹ ہے تو اب وہ نام وصفی اعتبار میں اس خاص تعبیر کے موقع پر تو استعمال کر سکتے ہیں لیکن علٰحدہ اس نام کا استعمال نہیں کر سکتے لفظ اینٹ یوں استعمال نہیں کیا جا سکتا تعبیر کے رخ ہی میں استعمال کیا جا سکتا ہے محمد ابو بکر عربیؒ یہ محی الدین ابن عربی سے علٰحدہ ایک محدث ہیں انہوں نے ٦٦ ناموں کی وضاحت فرمائی مختلف حدیث کی کتابوں میں حضور اکرم ﷺ کے بہت سے نام ہیں تو احمد ﷺ جو نام ہے آپ کا اس کے دو معنی ہیں ایک معنی ہیں فاعلیت کے

سب سے زیادہ تعریف کرنے والی شخصیت اور ایک معنی ہیں وہ جن کی سب سے زیادہ توصیف کی گئی جن کی سب سے زیادہ ستائش کی گئی تو احمد کے معنی تعریف کرنے والے کے بھی ہیں اور تعریف کئے گئے ہوئے کے بھی ہیں اگر تعریف کرنے والے کے معنی لینگے تو مفہوم یہ ہو گا کہ پوری دنیا میں اللہ جل جلالہ کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والی ہستی جناب رسول اللہ ﷺ کی ہے اور اگر دوسرے معنی لیں تو معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس پوری مخلوقات کے اندر سب سے زیادہ لائق توصیف ہستی جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کی ہے یہ معنی ہیں احمد کے ، اور محمد کے معنی کیا ہیں محمد کے معنی ہیں وہ شخصیت وہ ذات وہ ہستی جن کی توصیف کی جائے بار بار کی جائے کمالات کے ساتھ کی جائے خوبیوں کے ساتھ کی جائے بتمام وکمال کی جائے اور مسلسل کی جائے اس کو محمد ﷺ کہتے ہیں اسی لئے صاحب قاموس مجد الدین فیروز آبادیؒ نے اس کے یہی معنی بیان فرمائیں ہیں حضور اکرم ﷺ کی تعریف کی گئی اور بار بار کر جائے گئی بار بار کی جاتی رہے گی قیامت تک کی جاتی رہے گی ابتدائے آفرینش سے اس کی بشارتیں ہوتی رہی ہیں اور اس عالم انسانی کے آخری انسان کے وجود میں آنے تک اور قیام قیامت تک کی جاتی رہے گی ساری دنیا کے اندر حضور اکرم ﷺ کے نام کا اور آپ کے کام کا چرچہ رہے گا اسی میرے دوستو حضور ﷺ نے فرمایا انا احمد انا محمد اور ایک نام حضور ﷺ کا حامد بھی ہے۔

تو حضور ﷺ کے بہت سارے اسماء وصفات ہیں اور آپ کے بہت سارے کام ہیں اور خاص طور پر حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں پوری دنیا کی مخلوقات کے اندر اور خاص طور پر انسانوں میں پیدا کیا گیا اور انسانوں میں عرب وعجم کی تقسیم کے اعتبار سے خصوصی طور پر عرب میں اور عرب کے اندر قبائل کے اعتبار سے قبیلۂ قریش میں اور خاندانوں میں سے خاندانِ بنو ھاشم میں پیدا کئے گئے خاندانوں کی طرف نسبت ہوتی ہے تو آپکو کبھی ھاشمی کہتے ہیں اور آپکے دادا عبد المطلب کی طرف نسبت ہوتی ہے تو مطلبی کہتے ہیں مکہ مکرمہ میں چونکہ آپ کی

ولادت ہوئی ہے اس لئے آپ کو مکی کہا جاتا ہے چونکہ آپ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں قیام فرمایا آپ کا وہ جائے وصال بھی ہے اس لئے آپ کو مدنی کہا جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کے جو نام ہیں ان ناموں کو آپ سمجھتے رہیں سرکار کے عرفان کا سرکار کی پہچان کا اور آقا کی معرفت کا حضور ﷺ کی معرفت کا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے نام اور کام کو سمجھیں تو بہت آسانی سے معرفت ملے گی ایک حد تک کما حقہ سمجھنا نہ میرے بس کی بات ہے نہ آپ کے بس کی بات ہے وہ ان کے شایان شان ہیں اللہ پاک نے ان کو جیسا بنایا حضرت حسان بن ثابتؓ کی بات تو آپ سب کو معلوم ہے(وأحسنُ منكَ لم ترَ قطُّ عيني، وَأجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النّسَاءُ)آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے دیکھا نہیں شاعر دربار رسول کہتے تھے ان کو حضور اکرم ﷺ کے دربار میں شعر کہتے تھے حضرت حسّانؓ ہاں حضور کی موجودگی میں کہتے تھے اور سرکار کے ارشاد پہ شعر کہتے تھے اسی طرح نعت بھی سناسکتے ہیں مگر نعت میں بے ہنگم پنا نہیں رہنا علم صحیح رہنا سمجھ رہے ہو نا علم کو افراط و تفریط سے بچا کر صحیح انداز میں پیش کریں تو وہ قابل قبول ہوتا ہے ورنہ وہی چیز قابل رد بن جاتی ہے تو فرماتے" وأحسنُ منكَ لم ترَ قطُّ عيني " میری آنکھوں نے کبھی دیکھا نہیں آپ سے زیادہ حسین(وَأجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النّسَاءُ)آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا نہیں(خلقتَ مبرءاً منْ كلّ عيبٍ)آپ ہر نقص سے پاک پیدا کئے گئے حامد بھی تھے محمود بھی تھے محمد بھی تھے احمد بھی تھے تو عیب کہاں تھا، بھائی بشر ہے انسان بھی ہیں۔ بشر ہیں بے شر ہیں انسان ہیں باکمال ہیں عبد اللہ بھی ہیں رسول اللہ بھی ہیں اسی لئے التحیات میں بار بار اقرار کرایا جاتا ہے"اشهد ان لا اله الا اللّه و اشهد ان محمد أ عبد ه و رسوله" بعض لوگ خالی عبد بولکر گم ہو جاتے ہیں بعض ذرا رسول بولکر گم ہو جاتے دونوں کو ساتھ لیکر چلنا ہے کہنے پر جھگڑتے ہیں بھائی عبدہ ٗ کی شان بھی باقی اور رسولہ ٗ کی شان بھی باقی یہ راہِ اوسط ہے اشهد ان محمد أ عبد ه و رسوله اسی لئے حضرت حکیم الاسلامؒ فرماتے ہیں سرکار کی دو شانیں ہیں ایک شان ہے محمد بن عبد اللہ ﷺ کی اور ایک شان ہے محمد الرسول

اللہ ﷺ کی آپ کس کے بیٹے تھے آپ کسکے پوترے تھے آپ کے چچا کون تھے اور آپ کے بھائی بہن کون تھے آپ کی ماں کون تھی آپ کی رضاعی بہنیں کون تھیں اور آپ کے رشتہ دار کون تھے آپ کہاں پر پیدا ہوئے آپ کے حالا ت کیا تھے مکہ اور مدینہ کی صورت حال کیا تھی آپ کے رشتہ دار کس کس انداز کے تھے آپ کے کھانا کس طریقہ سے کھاتے تھے آپ کپڑے کس انداز سے پہنتے تھے یہ محمد بن عبد اللہ ہونے کی شان ہے اور محمد الرسول اللہ ﷺ ہو نے کی شان کیا وحی کیسے اترتی تھی رسالت کیسے ملی شان نبوت کس طرح عطا ہوئی اظہار آپ نے کیسے فرمایا معجزے کا ظہور کیسے ہوتا تھا اس کے حدود اور آداب کیا ہیں اللہ سے آپ کا کیسا تعلق تھا اللہ کے بندوں سے آپ کا کیا رابطہ تھا ایک طرف یہ بھی تعلق ایک طرف وہ بھی تعلق یہ محمد الرسول اللہ ﷺ ہونے کی شان ہے محمد بن عبد اللہ ﷺ ہو نے کی ایک شان اور محمد الرسول اللہ ﷺ ہونے کی ایک شان، اشهد ان محمد أ عبد ہ و رسولہ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے آدمی کو کہ وہ احتیاط کا راستہ نہ چھوڑے غیر ضروری الجھنوں میں اپنے آپ کو مبتلا نہ کرے بس را ہ حق کو اختیار کرتا رہے اس کی کوشش کرے۔

ایک بات عرض کرتے ہوئے آپ حضرات سے اجازت چاہیں گے آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب جس وقت ان کے پاس نور محمدی ﷺ منتقل ہوا ایک مرتبہ آپ حرمِ کعبہ میں گئے ہوئے تھے وہاں گئے اور آنکھ لگی جب نیند سے بیدار ہوئے تو اپنے آپ کو عجیب حالت میں دیکھا حالت عجیب یہ تھی کپڑے شاندار تھے سرمہ لگا یا ہوا تھا بالوں میں تیل ڈالا ہوا تھا پورے اہتمام سے معطر اور معنبر جس وقت سو رہے تھے اس وقت اس حالت پر نہیں تھے لیکن اٹھتے ہی اپنے کو اس حالت میں دیکھا اور حیران ہوئے اس وقت جو سربراہ لوگ سمجھے جاتے تھے وہ لوگ بولے کہ بھائی ان سے پوچھ کے دیکھو کچھ عجیب بات معلوم ہو رہی ہے ایسی بات پہلے تو پیش نہیں آئی چنانچہ کچھ باخبر لوگوں کے پاس پہو نچے تو کسی خبر دینے والے نے یہ بات کہی کہ غیبی اشارہ یہ ملتا ہے کہ یہ نوجوان شادی کرے چنانچہ ان کی شادی ہوئی

اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد پھر دوسری شادی ہوئی تو ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام رکھا گیا عبد اللہ جو آگے چل کر ابا جان بنے جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کے تو حضور اکرم ﷺ کے عالم کائنات میں ظاہر ہونے سے پہلے وجود مسعود سے پہلے اور ولادتِ باسعادت سے پہلے بھی بہت سارے ایسے آثار اور ایسے قرائن اور ایسے انوار و برکات محسوس ہوا کرتے تھے ایسا لگتا تھا کہ اب کوئی عظیم چیز وجود میں آنے والی ہے ان انوار و برکات کو سب محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے قریبی رشتہ دار غالباً عبد المطلب ہی ہوں گے ان کی پیشانی پر نور چمکتا تھا اور خاص طور پر حرمِ کعبہ کے اندر جب وہ آتے تو ان سے دعاء کرنے کے لئے بھی کہا جاتا تھا کہ آپ دعاء فرمادیں آپ دعاء کر لیں گے تو قحط وغیرہ دور ہو گا اللہ تعالیٰ بارش برسا دیں گے اس طرح کے حالات بھی رونما ہوتے رہے ہیں مختلف قسم کے حالات جو بقدر ضرورت وہمت جو ہم کو معلوم ہیں وہ آپ کے سامنے آئینگے لیکن آج جو مختصر سی بات آپ کے گوش و گزار کرنے کی ہے وہ یہ ہیکہ اللہ پاک نے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کو باعثِ تخلیقِ کائنات بنایا اور دنیا کے اندر جو مقصدِ انسانیت ہے اس مقصد انسانیت کو چھونے کے لئے اور عالمِ انسانی کو عروج و کمال پر پہونچانے کے لئے ایک اہم ترین شخصیت کو اللہ پاک نے وجود بخشا وہ ہے جناب رسول اللہ ﷺ، آپ کے ذاتِ گرامی کے بہت سے آثار ہیں اور آپ کی ذات گرامی کے بہت سے افعال ہیں اور آپ کی ذات گرامی کی بہت سی صفات ہیں ہر طرح کے آثار الگ ہیں اور روایات الگ ہیں احادیث الگ ہیں اور حقائق و اقعات کے اعتبار سے انوار و برکات علٰحدہ علحدہ ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہوش کے ساتھ سنیں توجہ کے ساتھ سنتے اور پڑھتے رہیں جتنا ممکن ہو سکا ہم آپ کی خدمت میں پیش کریں گے باقی کوئی بات عذر کی پیش آئے تو معذور رہینگے اللہ پاک مجھے اور آپ کو عملِ خیر کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ سے دعاء ہے کہ اللہ ہم کو صحیح معنوں میں سیرتِ طیبہ سنانے اور اس سے صحیح سبق لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس عظیم ہستی کے طفیل اللہ ہمارے قصوروں کو معاف فرمادے ---- آمین